بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللهِ والحَمْدُ للهِ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالاَهُ ، أَمَّا بَعْدُ :

پوائنٹ نمبر-31: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع کو چھوڑ دینا منہج سلف میں سے نہیں ہے۔

"ليس من منهج السلف" لفضیلۃ الشیخ محمد بن عمر باز مول حفظہ اللہ، اور ہم پہنچے تھے پوائنٹ نمبر 31 پر، شیخ صاحب فرماتے ہیں:

" ليس من منهج السلف ترك الإقتداء والإتباع للرسول صلى الله عليه وآله وسلم"

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء اور اتباع کو ترک کر دینا منہج سلف میں سے نہیں ہے)

اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج کا ہمارا موضوع ہے کیا کوئی ایسا مسلمان ہے جو اتباع رسول نہیں کرتا مطلب پھر سب سلفی ہو گئے نا کیا خیال ہے؟

اتباع رسول کا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہر مسلمان دعویٰ کرتا ہے کہ نہیں؟ تو پھر یہ کون سا یہاں پر اصول بتایا جارہا ہے کہ " ترك الإقتداء والإتباع للرسول صلى الله عليه وآله وسلم ليس من منهج السلف"؟

تو آیئے دیکھتے ہیں کہ:

(1) یہ بات کتنی سچی ہے اور اقتداء اور اتباع کا کیا معنی ہے؟ کیسے حق ادا کیا جاتا ہے؟

(2) اہل قبلہ کے کتنے گروہ ہیں اس مسئلے میں اختلاف ہے یا نہیں ہے؟ اور اگر ہے تو کیوں اختلاف پیدا ہوا کیسے پیدا ہوا؟

(3) علاج کیا ہے؟ (4) اور اتباع کا حق کون ادا کر رہا ہے؟

پہلے چند نصوص اس موضوع سے تعلق سے:

1-ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۱﴾ (آل عمران:31)

2-دوسری آیت کریمہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝۲۱﴾ (الاحزاب:21)

3-اور سیدنا العرباض بن ساریہ کی معروف حدیث ابو داؤد اور ترمذی میں جس میں وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں وعظ فرمایا جس سے ہمارے دل میں ڈر پیدا ہو گیا اور ہماری آنکھیں تر ہو گئیں پھر ہم نے عرض کی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں لگتا ہے کہ آپ کی الوداعی وصیت ہے (یا موعظہ ہے) تو آپ ہمیں وصیت کیجئے، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ"(اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی تمہیں وصیت کرتا ہوں)

"وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ"(اور سمع اور طاعت (یعنی حکمران وقت کی ولی الأمر کی))

"وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ"(اگرچہ تمہارا ولی الأمر ایک حبشی غلام کیوں نہ ہو)

"فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ"(پس تم میں سے جو زندہ رہے گا)

"فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا"(تو پھر وہ اختلاف کثیر دیکھے گا(یعنی امت میں))۔

علاج:

"فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي"(پس میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا)

"وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيينَ"(اور میرے خلفاء الراشدین مہدیین ہیں (جو ہدایت یافتہ خلفائے راشدین ہیں اُن کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا))

"عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ"(نواجذ سے مضبوطی سے تھامے رکھنا)

"وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ"(اور میں تمہیں خبردار کرتا ہوں دین میں نئی چیز ایجاد کرنے سے بے شک ہر بدعت گمراہی ہے)۔

4-اور دوسری حدیث معروف حدیث ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہودیوں کے اکہتّر فرقے بنے نصاریٰ کے بہتّر فرقے بنے اور میری امت کے تہتّر فرقے بنیں گے سارے کے سارے جہنم میں سوائے ایک فرقے کے، بعض صحابہ نے عرض کیا کہ یہ کون سا فرقہ ہے اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں:

(۱)ایک روایت میں ہے:"هِيَ الْجَمَاعَةُ"(جماعت ہے)

(۲)اور دوسری روایت میں:"عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي"(جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں)۔

اتباع کی اہمیت کے بارے میں ہر مسلمان بات کرتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے آیئے دیکھتے ہیں کہ سلف نے اتباع کی اہمیت کو کیسے جانا ہے:

1-ابن جریر الطبری رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں امام حسن البصری رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کرتے ہیں:

"کہ بعض لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں یہ کہنا شروع کردیا کہ ہم اپنے ربّ سے محبت کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ کو نازل فرمایا:﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ...﴾ إلي آخر الآية:امام حسن البصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کو علامت بنالی ہے اپنی محبت کی"۔

یعنی جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے سچی محبت کرتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنی چاہیے۔
تو علامت کیا ہے؟ جو اتباع کرتا ہے وہ تو محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے اور جو اتباع نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا مستحق ہے (سبحان اللہ)۔
2-اور اس آیت کریمہ کے تعلق سے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ...﴾ إلي آخر الآية: معروف قصہ ہے صحیح بخاری میں اور مسند احمد میں اس قصے کی جو تکمیل ہے وہاں پر ہے، **کتاب الحج** میں امام بخاری نے ایک روایت بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا معاویہ بن أبي سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما (عن الصحابة أجمعين) مرتبہ طواف کر رہے تھے تو سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کعبہ کے جو چار ارکان ہیں ان کو ہاتھ لگاتے تھے تبرک کے لیے تو سیدنا عبداللہ بن عباس نے یہ کہا کہ آپ ایسا نہ کریں، سیدنا معاویہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے گھر میں سے کوئی چیز بغیر برکت کے نہیں ہے (اللہ کا گھر ہے برکت والا گھر ہے)۔
اس کے جواب میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ...﴾: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "صَدَقْتَ" (آپ نے سچ فرمایا ہے)، اور فوراً رک گئے (سبحان اللہ)۔
یہ آیت کریمہ سیدنا معاویہ پڑھتے تھے سنتے بھی تھے لیکن بعض مرتبہ ایک بڑے انسان سے بھی غلطی ہو جاتی ہے بشر ہے، اور جب انسان کا دل کسی چیز سے جڑ جاتا ہے عبادت سے اللہ تعالیٰ کی محبت سے اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعظیم سے تو بسا اوقات انسان جو ہے ان نصوص کا اس کو یاد بھی نہیں رہتا (سبحان اللہ) تو بڑے عالم سے بھی غلطی بعض اوقات ہو سکتی ہے۔ اور غلطی کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ ہم بشر ہیں غلطی ہم سے ہوتی ہے قباحت کس چیز میں ہے؟ کہ غلطی پر اصرار کرنا ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرنا۔
اب سیدنا عبداللہ بن عباس کو دیکھیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) یہ نہیں کہ امیر المؤمنین ہیں اور میں خاموشی اختیار کروں بڑا ہے غلطی کر رہا ہے تو وہ جانے، نہیں! نصیحت کی ہے۔
نصیحت کا انداز دیکھا ہے کوئی بحث ہوئی کوئی سختی ہوئی؟! یہ علم ہے علم کا نور دیکھیں آپ کہ آیت کریمہ کا ایک حصہ پڑھ لیا:
﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ...﴾: بس یہ نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کیا ہے نہیں کیا ہے آپ کیوں کر رہے ہیں، یہ بدعت ہے یہ کوئی طریقہ ٹھیک نہیں ہے ایک نئی چیز ایجاد کرنے جا رہے ہیں؛ سمجھدار کو اشارہ کافی ہوتا ہے اگرچہ دیکھا جائے تو باتیں تو یہی ہیں نا لیکن یہ نہیں کہا ایک مقام ہے ایک احترام ہے، اور سمجھدار جب بات سمجھ لیتا ہے اس کو پھر مزید کیا کہنے کی ضرورت ہے! "صَدَقْتَ" ایک لفظ میں جواب ہے دیکھیں دوسرا لفظ بھی نہیں ہے کہ آپ نے سچ فرمایا ہے، پھر اس کے بعد کسی نے دیکھا نہیں اُن کو حجر اُسود کو بوسہ دینے اور رُکن یمانی کو "استلام" ہاتھ لگانے کے بغیر کبھی کسی رُکن کو ہاتھ نہیں لگایا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟ اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (سبحان اللہ)۔
3-سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشہور معروف قول ہے حجر اُسود کی بات ہو رہی ہے طواف کی بات ہو رہی ہے جب حجر اُسود کو بوسہ دیا تو کیا فرمایا ہے؟ "میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ تو نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ تو کوئی نقصان دور کر سکتا ہے اگر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نہ دیکھتا تجھے بوسہ دیتے ہوئے تو میں کبھی بوسہ نہ دیتا"۔

یہ کیا ہے؟ **اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔**

ہم بوسہ کیوں دیتے ہیں حجر اَسود کو؟ **اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم** (یہ جواب ہے)۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں **إغاثة اللهفان** میں: "کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسا اوقات کوئی عمل کرنے کا عزم کر لیتے کہ میں نے یہ عمل کرنا ہے، اگر کوئی مرتبہ کہہ دیتا یہ فعل اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں کیا تھا فوراً رک جاتے"۔

عمل کرنے کا ارادہ ہے عزم بھی ہے اُٹھے بھی ہیں کرنے کے لیے تو کسی کو پتہ چل گیا کہ یہ کرنے جا رہے ہیں بس ایک جملہ سن لیتے:

"اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فعل نہیں کیا ہے" بس قدم رُک جاتے تھے وہیں پر آگے نہ بڑھتے کبھی یہ کیا ہے؟ اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (**إغاثة اللهفان** جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 136)۔

4-اب دوسرا حوالہ **إغاثة اللهفان** جو ہے جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 159، امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لیے سنت بیان فرمائی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ولاۃ الأمور میں بھی سنت بیان فرمائی ہے ہمارے لیے: "الأخذ بها تصديق لكتاب الله... "(یعنی سنتوں کو لینا تصدیق ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی تکمیل ہے اور دین میں قوت ہے کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اسے تبدیل کرے اور نہ اس چیز کی طرف دیکھے جو اس کے مخالف ہے جو اس کی اقتداء کرتا ہے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جو اس سے نصرت طلب کرتا ہے اس کی نصرت ہوتی ہے اور جس نے بھی اس کی مخالفت کی ہے اور مومنوں کے راستے کے علاوہ کوئی اور راستہ اختیار کیا ہے اللہ تعالیٰ اُسے اُس راستے کے حوالے کر دے گا پھر اسے جہنم میں داخل کرے گا اور جہنم بہت بُرا ٹھکانہ ہے)۔

یہ نصوص اور آثار اس سے اور بھی بہت زیادہ ہیں جن میں اتباع سنت کی بات ہوتی ہے اور ہر مسلمان جانتا ہے اور اکثر تو ان ہی نصوص اور آثار سے استدلال بھی کرتے ہیں لیکن عجب بات یہ ہے کہ امت میں اختلاف کثیر میں سے اس مسئلے میں بھی اختلاف ہے اتباع کے مسئلے میں، ہر مسلمان اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعویٰ کرتا ہے اور اس مسئلے میں بھی اہل قبلہ دو گروہوں میں بٹ گئے ہیں۔

یہ کون سے دو گروہ ہیں، یہ اختلاف کیوں اور کیسے ہوا کیا علاج ہے، کون حق پر ہے اور کون باطل پر ہے آیئے دیکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معروف اور مشہور حدیث تہتّر فرقوں والی حدیث اصل ہے اس موضوع میں، کون صحیح اتباع کرتا ہے کون صحیح اتباع نہیں کرتا صرف دعویدار ہے یہ حدیث اصل ہے آیئے حدیث کو پھر سے بیان کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اس میں کتنے گروہ ہیں ہیں، ہیں تو تہتّر میں نے دو کہے ہیں دیکھتے ہیں دو ہیں کہ تہتّر ہیں، دو کس اعتبار سے ہیں اور تہتّر کس اعتبار سے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "اور میری امت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی سارے کے سارے جہنمی سوائے ایک فرقے کے"، یہ کون سا فرقہ ہے اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟

ایک روایت میں "هِيَ الْجَمَاعَة" (یہ جماعت ہے)۔

کس کی جماعت ہے دوسری روایت میں تفصیل موجود ہے:'' عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي''۔

تہتّر فرقے ہیں سارے جہنم میں سوائے ایک کے کتنے ہوگئے؟ بہتّر ایک طرف اور ایک ایک طرف، دو قسم ہوگئے:

(۱) ایک قسم وہ جو جہنم کی طرف جارہے ہیں بہتّر فرقے (فرقے بہتّر ہیں) لیکن یکسانیت کیا ہے سب میں؟ جہنمی ہیں۔

(۲) ایک فرقہ الگ ہے یہ کون سا فرقہ ہے؟ جو جہنم سے نجات پانے والا ہے۔

دو ہوگئے، میں نے کیا کہا؟ دو گروہ ہیں نا پہلا گروہ کون سا ہے **الفرقة الناجية** انہیں کیا کہتے ہیں؟ اہل السنة والجماعة، اہل الحدیث بھی کہتے ہیں، سلفی بھی کہتے ہیں مختلف نام ہیں۔

ان کا یہ نام کیوں رکھا گیا الفرقة الناجية؟ کیونکہ جہنم کے عذاب سے نجات پانے والا فرقہ ہے۔

کس نے کہا ہے؟ اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے واضح الفاظ ہیں کہ نہیں سارے کے سارے سوائے ایک فرقے کے؟ سارے جہنم میں سوائے ایک فرقے کے۔

یہ فرقہ بچا کیسے ہے؟ بچنے کی وجہ کیا ہے سبب کیا ہے؟ باقی بہتّر ہلاک کیوں ہوئے ہیں ان کا کیا سبب ہے؟ اسی حدیث میں موجود ہے:'' عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ'': تہتّر فرقے سارے کے سارے ہیں، میری امت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی اور'' عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ'' (جس چیز پر میں ہوں)۔

اور اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس چیز پر تھے؟ وحی پر قرآن اور سنت پر۔

جو بہتّر فرقے جہنم رسید ہو رہے ہیں وہ کس چیز پر ہیں؟ تورات اور انجیل پر ہیں یا ہندوؤں کی کسی کتاب پر ہیں گیتا وغیرہ پر ہیں کس چیز پر ہیں؟ قرآن اور سنت کے سب دعویدار ہیں؛ دعویدار ہیں یعنی قرآن اور سنت کی سب بات کرتے ہیں اس لیے تو امتی کہا جاتا ہے نا ورنہ امتی پھر کون ہیں؟! تو امتی کے لفظ سے'' عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ'' ہے، تہتّر سارے کے سارے'' عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ''۔

'' وَأَصْحَابِي'' کیا ہے؟ یہ وہ قید ہے جس نے تہتّر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے:

(۱) جو'' وَأَصْحَابِي'' کی قید سے دور ہوگئے لاپرواہ ہوگئے اور کوئی اہتمام کیا ہی نہیں ہے وہ سارے کے سارے بہتّر فرقے ہیں۔

(۲) اور جس نے اس قید کا اہتمام کیا ہے اور اس کو اپنے نصب العین میں رکھا ہے ہمیشہ دین میں کوئی قول اور عمل اگر کہنا یا کرنا ہے چاہے عقیدے میں ہو چاہے عبادات میں ہو چاہے معاملات اور سلوک میں ہو اخلاق میں ہو سیاست میں ہو دین کے کسی حصے میں بھی'' عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي''؛

اتباع کا کیا ہے صحیح طریقہ؟ "اتباع منهج الصحابة والسلف":'' وَأَصْحَابِي'' یہ قید ہے۔

اتباع کا صحیح طریقہ کیا ہے؟'' وَأَصْحَابِي'' یہ قید ہے، اَصحابی نہیں تو اتباع بھی نہیں ہے۔

اور آیت کریمہ میں کیا ہے؟ ﴿وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ واضح الفاظ ہیں۔

اس آیت کریمہ کو سورۃ النساء آیت نمبر 115 کی آیت:

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ﴾۱۱۵:

اس آیت کریمہ میں واضح الفاظ ہیں: ﴿وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾: اتباع رسول ممکن ہی نہیں ہے مشاقت لازم آتی ہے۔

شروع میں کیا ہے؟ ﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ﴾۔ درمیان میں کیا ہے؟ ﴿وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾۔

مشاقت کب ہوئی؟ اور یقیناً مشاقت اور اتباع دونوں اضداد ہیں کہ نہیں ضد ہیں کہ نہیں؟ مشاقت (شدید اختلاف) ہے اور جو اختلاف کرتا ہے وہ اتباع کر ہی نہیں سکتا ہے۔ کب مشاقت ہوئی؟ جب مومنوں کے راستے صحابہ اور سلف کے راستے کے علاوہ کسی اور راستے کی اتباع کی؟

نتیجہ کیا نکلا ہے؟ ﴿نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ﴾۱۱۵: **واضح ہے کہ نہیں؟**

آیئے دیکھتے ہیں دوسرا گروہ: "**الفرق الهالكة**" جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے "كُلُّهَا فِي النَّارِ" یہ کون سے ہیں؟ "**أهل البدع والأهواء**": اہل بدعت ہیں اور حقیقت میں انہوں نے اتباع نہیں کی بلکہ ابتداع کی ہے۔

اتباع نہیں ابتداع کی ہے سبب کیا ہے؟ ہوا نفس ہے۔ ہوا نفس کیوں ہے؟ کیونکہ "وَأَصْحَابِي" کی قید کو چھوڑ دیا ہے۔

کس نے کہا اس قید کو چھوڑ دو؟ کیا خیال ہے کس نے کہا ہے؟ اپنی مرضی اپنی خواہش نفس ہے یا اس میں کوئی اور نص موجود ہے کوئی دلیل موجود ہے؟ کوئی دلیل ہے تو دکھا دیں کوئی ہے؟

قرآن مجید کی آیت واضح ہے نا احادیث بھی واضح ہے نا ان کے پاس اور کیا ہے اس کے بغیر؟ خواہش نفس ہے اور کچھ بھی نہیں ہے۔

چند مثالیں لیتے ہیں آیئے دیکھتے ہیں:

1-رافضیوں کو دیکھ لیں آپ "الروافض" یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم متبع رسول ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہتے ہیں کہ نہیں کہتے؟ کہتے ہیں۔

ان کے نزدیک اتباع کیا ہے جانتے ہیں؟ جو کچھ امام معصوم کہہ دیں وہ دین ہے اور امام معصوم جس چیز سے روک دیں منع کر دیں وہ دین ہو ہی نہیں سکتا۔

امام اور معصوم کس نے کہا ہے کہ امام معصوم ہوتا ہے؟ خواہش نفس نے کہا ہے اور کس نے کہا ہے کوئی دلیل تو نہیں ہے نا۔ امام معصوم بارہ ہیں گیارہ آچکے ہیں اور بارہواں ابھی تک غائب ہے گم ہے (بارہواں گمشدہ ہے) یہ کس نے کہا ہے کہ بارہ ہیں اور بارہواں گمشدہ ہے؟

(ہیں بارہ لیکن بارہواں امام ابھی تک آیا بھی نہیں بیچارا وہ بچپن میں گم ہو گیا ابھی تک نہیں آیا)۔ ہیں بارہ گیارہ نہیں کہنا چاہیے تیرہ کیوں نہیں ہیں دس کیوں نہیں ہیں بارہ کس نے متعین کیا ہے قرآن میں ہے حدیث میں ہے؟! نہیں ہے خواہش نفس نے کہا ہے۔

یہاں تک کہ ان آئمہ کی تعظیم کرتے کرتے خمینی نے کیا کہا الحکومت اسلامیہ میں؟ معروف قول ہے اُس کا: "ہمارے آئمہ کا وہ مقام ہے (یعنی اللہ تعالی کے ہاں) جس مقام پر نہ کبھی مقرب فرشتہ پہنچا ہے اور نہ ہی کبھی نبی مرسل پہنچا ہے"۔

نہ فرشتہ اُس مقام تک رسائی کر سکتا ہے نہ کبھی کوئی نبی کر سکتا ہے یہ کس کا مقام ہے؟ آئمہ معصومین کا مقام ہے۔

پھر جو کچھ اُن کے دل نے چاہا خواہش نفس نے چاہا آسان سی بات ہے نا اپنے امام کی طرف گیارہ میں سے (بارہواں تو آیا نہیں ہے) کسی کی طرف منسوب کر دیا کہ امام باقر نے یہ فرمایا ہے امام صادق نے یہ فرمایا ہے یہاں تک کہتا ہے کہ امام باقر نے فرمایا: "کہ تقیہ ہمارا دین ہے جس کا تقیہ نہیں اُس کا دین ہی نہیں ہے"۔

تقیہ کیا ہے؟ جھوٹ ہے۔ دین میں جھوٹ بولنا تقیہ کا مطلب ہے کس نے کہا ہے؟ اب اُن کے دل نے کہا ہے کہ ہم جھوٹ بولیں اور اس کو دینی حصہ بنا دیں، روافض کے دین کی اساس میں سے ہے تقیہ۔ تو قرآن تمہیں منع کرتا ہے حدیث تمہیں منع کرتی ہے صحابہ بھی منع کرتے ہیں جھوٹ سے؛ ابو بکر کیا ہیں؟ صدیق ہیں جو سب سے زیادہ جھوٹ سے دور ہیں، جھوٹ سے بَری اور پاک ہیں۔

کوئی اور راستہ نہیں ملا تو کس کی طرف منسوب کیا؟ کسی امام کی طرف کوئی پوچھنے والا نہیں ہے جب امام معصوم ہے تو امام نے کہہ دیا۔

متعہ کے بارے میں کہ زناکاری کرنی چاہی اُس کو حلال کرنا چاہا کوئی راستہ نظر نہیں آیا کسی امام پر تھوپ دیا کہ اس امام نے کہہ دیا ہے دین بن گیا۔

قرآن مجید جو ہے: "موجودہ قرآن مجید یہ وہ قرآن نہیں ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تھا یہ تمہارے پاس مصحف حفصہ ہے اصل قرآن مصحف فاطمہ ہے جو اس قرآن سے تین گنا زیادہ ہے اور ایک حرف بھی اس قرآن میں نہیں ہے"۔

اچھا ایک حرف تو ہونا چاہیے تھا نا؟! عربی زبان میں ہوتا تو ایک حرف تو ہوتا دو ہوتے چھبیس حرف ہوتے کچھ حرف تو ہوتے نا؟! اس کا مطلب ہے کہ کس زبان میں ہے وہ؟! یقیناً عربی میں نہیں ہے (وہ خود کہہ رہے ہیں میں نہیں کہہ رہا)۔ اصول کافی اُن کی معتبر ترین کتاب ہے، جیسے ہماری صحیح بخاری ہے اُن کی اصول کافی ہے معتبر ترین کتاب میں کہتے ہیں: "موجودہ قرآن مجید یہ وہ قرآن نہیں ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ہوا کرتا تھا یہ ناقص ہے"۔

تو کامل قرآن کون سا ہے؟! یعنی صدیاں گزر گئی ہیں آج تک اور تا قیامت مسلمان جو ہیں وہ اس ناقص قرآن پر عمل کر رہے ہیں یعنی دین ہے کہ نہیں؟! ناقص دین ہے، جب قرآن ناقص ہے تو دین ہی ناقص ہے پھر! تو اصل قرآن کہاں ہے؟ وہ بارہویں کے پاس ہے وہ جب نکلے گا پھر لے کر آئے گا! تو اُدھر کر کیا رہا ہے پھر وہ؟! یہ بارہواں جو ابھی نکلا نہیں ہے بچپن میں گم ہو گیا ہے اور اصل قرآن بھی اُس کے پاس ہی ہے تو چھپا یا ہوا کیوں ہے کامل قرآن لے کر آتے نا؟! یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے؟! (سبحان اللہ)۔

سچا دین تمہارے پاس ہے اور چھپایا ہوا ہے اور باقی دین جو موجود ہے اور ناقص قرآن ہے؟! اچھا ناقص قرآن ہے اور ایک حرف بھی اس میں سے نہیں ہے یقیناً وہ کون سی زبان ہو گی جو عربی زبان نہیں ہے؟!

عربی تو نہیں ہے نا انگلش بھی نہیں تھی اُس زمانے میں (انگلش تھی؟ نہیں تھی نا) تو کون سی زبانیں موجود تھیں اُس زمانے میں؟ عبرانی موجود تھی صحیح بات ہے، آرمانی بھی موجود تھی جس کا پتہ ہے اس لیے بعض لوگ کہتے ہیں کہ حقیقت رافضیۃ جو ہے وہ یہودیت کا حصہ ہے اصل پیداوار یہودیت کی ہے۔

وہ کہہ تو نہیں سکتے کہ یہ عبرانی زبان میں ہے ورنہ اُن کی خیر نہیں ہوتی لیکن یہ کہہ دیا کہ ایک حرف بھی اس قرآن میں سے نہیں ہے اور کسی امام کی طرف یہ بات تھوپ دی کہ امام صادق نے فرمادیا، یاامام باقر نے فرمادیا تاکہ کوئی شخص چیلنج بھی نہ کرسکے۔

2-خوارج کو دیکھ لیں جہمیہ کو دیکھ لیں سمجھدار کو اشارہ کافی ہے ان لوگوں نے کیا کیا ہے اتباع کی ہے؟ نہیں کی۔ دعویٰ کرتے ہیں؟ کرتے ہیں۔ غلطی کہاں پر ہوئی؟ ''وَأَصْحَابِي'' کی قید نہیں ہے، صحابہ کرام کی سمجھ کے مطابق نہ قرآن کو سمجھا ہے نہ حدیث کو سمجھا ہے اپنا منہج ان سے جدا کر لیا ہے، اپنی مرضی خواہش نفس پر عمل کرنا چاہتے تھے۔

جہمیوں نے اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا انکار کردیا اور جبر کا عقیدہ لے کر آئے اور ارجاء کا عقیدہ لے کر آئے اور بدعقیدگی کو پھیلادیا اور یہ کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی تنزیہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ پاک ہے اسماء وصفات سے۔ ارے پاک کیسے ہے اسماء وصفات سے؟! اللہ تعالیٰ کو ہر نقص اور عیب سے پاک ہونا چاہیے اسماء وصفات تو اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے: ﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى﴾ (الاعراف:180): ناقص ہیں یا حسنیٰ ہیں؟ حسنیٰ ہیں۔ تو حسنیٰ کبھی ناقص ہوتا ہے؟! اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ میرے نام پیارے نام میرے ہیں حسنیٰ نام میرے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ نہیں اللہ تعالیٰ کے اگر اسماء ہوں گے تو پھر یہ ناقص ہیں تنزیہ لازمی ہے اللہ تعالیٰ کو پاک کرنا ہے!

کس چیز سے پاک کرنا ہے عیب سے پاک کرنا ہے یا کمال سے پاک کرنا ہے؟! (سبحان اللہ)۔

کیا ہے؟ خواہش نفس ہے صحابہ کرام کے منہج کی اتباع نہیں ہے سلف کے منہج کی اتباع نہیں ہے۔

3-معتزلہ نے کیا کیا؟ عقل کو اور منطق کو بنیاد بنالیا خواہش نفس کی پیروی کرتے ہوئے، جو عقل مانتی ہے وہ دین بن جاتا ہے جیسا کہ روافض نے کیا کہ جو امام کہتا ہے وہ دین بن جاتا ہے۔ جو عقل کہتی ہے اُن کی عقل کہتی ہے اگرچہ جو صحیح عقل ہے جو عقل سلیم ہے جو قلب سلیم ہے وہ صحابہ کرام سے بڑھ کر کسی کی ہے؟! نہیں ہے نا، انہوں نے کیسے سمجھا ہے ہم بھی ویسے ہی سمجھتے ہیں یہ سلفیت ہے یہ منہج سلف ہے۔

یہ کیسے سمجھتے ہیں؟ ان کی عقلیں ہی اور ہیں! یہ عقل پر تولتے ہیں منطق پر تولتے ہیں مزا آتا ہے تو لے لیتے ہیں نہیں مزا آتا تو چھوڑ دیتے ہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے مرضی ہے۔

اس لیے قاعدہ کیا ہے شروع میں؟

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء اور اتباع کو ترک کردینا منہج سلف میں سے نہیں ہے۔

کیا آج امت میں ایسے ہیں جو اتباع کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن حقیقتاً ترک کررہے ہوتے ہیں واضح بات ہوئی کہ نہیں؟ ورنہ اس سے پھر یہ لگتا ہے کہ امت ساری کی ساری سلفی ہے۔

''وَأَصْحَابِي'' کی قید لازمی ہے اور اہمیت اہل سنت والجماعت کے نزدیک اتباع کی جانتے ہیں کیا اہمیت ہے؟ بات ختم کررہا ہوں میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع سلفیوں کے نزدیک اہل حدیث کے نزدیک کیا اہمیت ہے؟ اُن کے نزدیک اتباع اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق میں سے ایک حق ہے جس کے بغیر ایمان ممکن ہی نہیں ہے۔

یاد ہے میں نے پانچ حقوق مختصر بیان کیے تھے کون سے پانچ ہیں؟

1-سب سے پہلے ایمان لانا ایمان نہیں تو کچھ بھی نہیں ہے۔

2-دوسرا ہے اتباع کرنا۔

3-تیسرا ہے محبت،

4-چوتھا ہے تعظیم، احترام۔

5-پانچواں ہے درود بھیجنا(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، واللہ اُعلم۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 32. یہ منہج السلف میں سے نہیں ہے-پوائنٹ نمبر31 سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio